بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتنۂ قبر اور عذاب قبر

اکثر یہ بات سننے میں آتی ہے کہ: جمعہ کے دن یا رمضان میں انتقال کرنے والا شخص عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی نے (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور) میں اس باب میں وارد اکثر روایات جمع کر دیں ہیں۔ان روایات میں جن لوگوں کے بارے میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہیں گے، وہ اشخاص یہ ہیں:

۱۔ الشہید: جہاد کے میدان میں دشمنوں کے ہاتھوں شہید ہونے والا۔(سنن نسائی، معجم طبرانی اوسط)

۲۔ المرابط: اسلامی مملکت کے سرحدوں پر پہرہ دینے والے محافظین۔(مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، احمد وغیرہ)

۳۔ المریض: عام بیماری کی حالت میں وفات پانے والا۔(ابن ماجہ، بیہقی)

۴۔ المبطون: پیٹ کی بیماری کی وجہ سے انتقال کرنے والا۔(ترمذی، نسائی، احمد)

۵۔ من قرأ سورة الملك كل ليلة: ہر شب میں سورہ ملک کی تلاوت کا پابند (حاکم، طبرانی، بیہقی)

٦۔ من مات یوم الجمعة أو لیلتہا: جمعہ کے دن یا شب جمعہ میں انتقال کرنے والا۔(ترمذی، احمد، بیہقی، ابن ابی الدنیا، ابو نعیم)

مزید برآں، بعض اہل علم نے قیاسا بعض لوگوں کو ان کے ساتھ ملحق کیا ہے:

۷۔ الصدیق: صدیقیت کے درجہ کو پہنچنے والا۔(قاسہ القرطبیّ و الحکیم الترمذی علی الشہید)

۸۔ الشہداء عامة: ہر قسم کا شہید۔(قاسہ السیوطی علی احادیث الرباط)

۹۔ المطعون: طاعون میں مبتلا ہو کر مرنے والا۔(قاسہ ابن حجر علی المبطون)

۱۰۔ الصابر المحتسب فی الطاعون: طاعون کی وباء پھیلنے کے وقت صبر کرتے ہوئے اور تقدیر الہی پر راضی رہ کر شہر میں ٹھیرنے والا۔(قاسہ ابن حجر علی المرابط)

یہاں تک کا مضمون سیوطی کی (شرح الصدور) سے ماخوذ ہے

(مکتبہ شاملہ) میں سرچ کرنے پر مجھے مزید چند اور لوگوں کی اطلاع ملی، وہ یہ ہیں:

۱۱۔ میدان جہاد میں ثابت قدم رہنے والا۔«مَنْ لَقِيَ فِي اللَّهِ فَصَبَرَ حَتَّى يُقْتَلَ، أَوْ يَغْلِب ، لَمْ يُفْتَنْ فِي قَبْرِهِ»[الجہاد لابن ابی عاصم، حاکم، طبرانی]

۱۲۔ مرض الموت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کرنے والا۔ «من قرأ: قل هو الله أحد في مرضه الذي يموت فيه لم يفتن في قبره، وأمن من ضغطة القبر»[معجم اوسط، حلیہ]

۱۳۔ دجال کے فتنہ میں صبر کرنے والا۔«وَمَنْ صَبَرَ عَلَى فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَمْ يُفْتَنْ، وَلَنَ يُفْتَنَ أَبَدًا حَيًّا وَلَا مَيِّتًا»[فتن نعیم بن حماد]

۱۴۔ صاحب القرآن: یعنی کثرت سے تلاوت کرنے والا۔«إِذَا دَخَلَ الإِنْسَانُ قَبْرَهُ، جَاءَتْ نَارٌ مِنْ عِنْدِ رَأْسِهِ، فَيَجِيءُ الْقُرْآنُ فَيَمْنَعُهَا فَتَجِيءُ مِنْ عِنْدِ رِجْلِهِ، فَيَجِيءُ الْقُرْآنُ فَيَمْنَعُهَا ...»الحدیث [فضائل القرآن للرازی]

۱۵۔ الغریب: یعنی اپنے وطن سے دور وفات پانے والا۔ یہ نمبر (۳) والی روایت میں بیہقی نے (شعب الایمان ۹۸۹۵) میں: "من مات غريبا مات شهيدا، ووقي فتاني القبر" کے الفاظ سے نقل کیا ہے۔

لیکن ناچیز اس سلسلہ میں چند باتوں کی وضاحت کرنا چاہتا ہے:

پہلی بات: مذکورہ بالا اشخاص کے بارے میں عذاب قبر سے استثناء کی جو روایات کتب حدیث میں ہیں، وہ تمام ایک درجہ کی نہیں ہیں:

۱۔ شہید معرکہ، مرابط، مبطون، اور سورۃ الملک کی تلاوت کرنے والا، ان چار کی روایات صحیح ہیں۔

۲۔ جمعہ کے دن اور شب جمعہ میں انتقال کرنے والے کی روایات میں ضعف وانقطاع پایا جاتا ہے۔

۳۔ مریض کی اور غریب الوطن کی روایت غلط ہے، اس میں ابراہیم بن یحیی اسلمی نے (مرابط) کی جگہ (مریض) یا (غریب) کہہ دیا جو غلط ہے۔ قال السیوطی: الحَدِيث غلط فِيهِ الرَّاوِي بِاتِّفَاق الْحفاظ ، وَإِنَّمَا هُوَ : من مَاتَ مُرَابطا ، لَا : من مَاتَ مَرِيضا . وَقد أورده اِبْن الْجَوْزِيّ فِي "الموضوعات" لأجل ذَلِك.

۴۔بقیہ نمبرات (۱۱ تا ۱۴) میں مذکورین کی روایات میں ضعف شدید ہے۔

رہ گیا رمضان میں انتقال کرنے والا، تو اس کا تذکرہ صراحتاً احادیث میں مجھے نہیں ملا، ممکن ہے کہ رمضان میں (اغلقت ابواب الجحیم) اور ہر شب میں (عتقاء من النار) کی حدیث سے یہ مفہوم اخذ کیا گیا ہو۔

دوسری بات: روایات میں عذاب قبر سے نجات و امن پر دلالت کرنے والے الفاظ متعدد ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

لم يُفتن فِي قَبره

وَأمِن من الفَتان

ويَأمن (أو) ويُؤمَن من فتَّاني الْقَبْر

أَمَّنه الله من فتْنَة الْقَبْر

وُقِي فتْنَة الْقَبْر

عُصِم من فتْنَة الْقَبْر

وأجِير من فتْنَة الْقَبْر

نَجَا من عَذَاب الْقَبْر وَوُقِيَ فتاني الْقَبْر

بَرِئ من فتْنَة الْقَبْر

أجِير من عَذَاب الْقَبْر

وُقِي عَذَاب الْقَبْر و فتنة الْقَبْر

اکثر روایات میں (فتنۃالقبر) کے الفاظ ہیں، جب کہ (عذاب) کا لفظ بعض روایات میں ہی ہے۔

تیسری بات: جو اصل محرک بنی اس مضمون کے تحریر کرنے کی، وہ یہ ہے کہ احادیث میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ: فتنۂ قبر اور عذاب قبر دونوں میں فرق ہے، اور دونوں الگ الگ معاملے ہیں۔

وجوہات التفریق بین فتنۃالقبر وعذاب القبر:

ا۔ بعض احادیث دونوں میں فرق کے ساتھ وارد ہوئی ہیں۔

بخاری مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے منقول دعا کے الفاظ ہیں: (اعوذ بك من ... وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ ...)

قال ابن عبد البر في "التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد" (٢٢/ ٢٥٢): وَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ عَذَابُ الْقَبْرِغَيْرَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ ، وَقَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَعِيذُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ ، وَذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَىٰ أَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِغَيْرُ فِتْنَةِ الْقَبْرِ ، وَاللهُ أَعْلَمُ ، لِأَنَّ الْفِتْنَةَ قَدْ تَكُونُ فِيهِ النَّجَاةُ ، وَقَدْ يُعَذَّبُ الْكَافِرُ فِي قَبْرِهِ عَلَىٰ كُفْرِهِ دُونَ أَنْ يُسْأَلَ ، وَاللهُ أَعْلَمُ .

وقال أيضا "التمهيد" (٢٢/ ٢٥٣): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ

الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبرِ ...) فَهَذَا الْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَىٰ أَنَّ فِتْنَةَ الْقَبْرِ غَيْرُ عَذَابِ القَبْرِ ، لِأَنَّ الْوَاوَ تَفْصِلُ بَيْنَ ذَلِكَ ، هَذَا مَا تُوجِبُهُ اللُّغَةُ ، وَهُوَ الظَّاهِرُ فِي الْخِطَابِ ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

وَذكر السيوطي فِي "شرح الصدور " حديث ابْنِ جريج عَن عَطاء بن يسَار قَالَ : قَالَ رَسُول الله صلىٰ الله عَلَيْهِ وَسلم : "مَا من مُسلم أَو مسلمة يَمُوت لَيْلَة الْجُمُعَة أَو يَوْم الْجُمُعَة إِلَّا وقِي عَذَاب الْقَبْر وفتنة الْقَبْر ..." قال السيوطي : وَهَذَا الحَدِيث لطيف صرح فِيهِ بِنَفْي الْفِتْنَة وَالْعَذَاب مَعًا .

۲۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (فتنۃ القبر) کی مراد واضح فرمائی، کہ اس سے قبر میں منکر و نکیر کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق سوال ہے۔

چنانچہ حدیث میں ہے:(فأما فتنة القبر فِبِي تُفْتَنون وعني تسألون)

أخرجه أحمد (٦/ ١٣٩ - ١٤٠) والطبري في "تهذيب الآثار" (مسند عمر ٨٨٥) والخلال في "السنة" (١١٧٩) وابن منده في "الإيمان" (١٠٦٧) والبيهقي في "عذاب القبر" (٢٩) .

مستدرک حاکم میں ہے: عن عائشة رضي الله عنها، أنها قالت: قال رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم: «فتنة القبر فِي فإذا سُئلتم عني فلا تشكوا».

قال صاحب "التنوير شرح الجامع الصغير" (٧/ ٤٧٢)

٥٨٢٢ - ... (فتنة القبر فِيَّ) بتشديد الياء أي بسببي وفي شأن رسالتي، والمراد أن الملكَين يسألان الميت عنه - صلىٰ الله عليه وسلم - فيقولون: ما تقول في هذا

الرجل؟ فإن ثبَّته الله قال: إنه عبد الله ورسوله، وإلا قال: سمعت الناس يقولون شيئًا فقلته. (فإذا سئلتم عني فلا تشكُّوا) لا تأتوا بالجواب على الشك والتردد بل أجزموا بذلك. (ك عن عائشة) رمز المصنف لصحته.اهـ

لكن في سنده : محمد بن عبد الله بن عبيد الليثي مجمَع على ضعفه كما قال الذهبي في "تلخيص المستدرك" .

وفي "التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد" (٢٢/ ٢٥٣) : وَفِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَىٰ فِي قُبُورِهَا ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَرْوِيهِ : تُسْأَلُ فِي قُبُورِهَا.

وذكر ابن عبد البر في "التمهيد " (٢٢/ ٢٥٤) : عن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَىٰ فِي قُبُورِهَا ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ : تُسْأَلُ فِي قبورها .

اوراس کی دلیل یہ حدیث بھی ہے:

"فأوحي إلي: أنكم تفتنون في قبوركم مثل فتنة المسيح الدجال، يقال ما علمك بهذا الرجل؟ فأما المؤمن فيقول: هو محمد رسول الله، جاءنا بالبينات والهدىٰ، فأجبنا واتبعنا، وأما المنافق فيقول: لا أدري، سمعت الناس يقولون شيئا فقلته ..." متفق عليه من حديث عائشة رضي الله عنها .

۳۔اکثر روایات میں۔جیساکہ اوپر عرض کیا گیا کہ۔:(فتنہ)کالفظ مروی ہے،(عذاب)کا لفظ صرف دو شخصوں کے بارے میں وارد ہے:

۱۔(سورۂ ملک)پڑھنے والا۔

۲۔اور(جمعہ)کے دن یا اس کی شب میں انتقال کرنے والا۔

۴۔بعض روایات میں(فتَّاني الْقَبْر)بصیغۂ تثنیہ وارد ہے جو ملکین(منکر و نکیر)کے سؤال کرنے میں صریح ہے۔

ففي "شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور" (ص: ١٤٨)

عَن فَضَالة بن عُبيد عَن رَسُول الله صلىٰ الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ كل ميت يخْتم علىٰ عمله إِلَّا الَّذِي مَاتَ مرابطا فِي سَبِيل الله فَإِنَّهُ يَنْمُو عمله إِلَىٰ يَوْم الْقِيَامَة ويأمن فتْنَة الْقَبْر ، وَأخرجه أَبُو دَاوُد بِلَفْظ : ويؤمن من فَتَّانِي الْقَبْر.

وفي "شرح النووي علىٰ مسلم" (١٣/ ٦١) وفي رواية أبي داود في "سننه" : أومن من فَتَّانِي القبر .

وفي "شرح مشكل الآثار" (٦/ ٨٦) :

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَىٰ عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيُؤَمَّنُ مِنْ فَتَّانِي الْقَبْرِ ".

وفي "المعجم الأوسط" للطبراني (٥/ ٢٧٩) :

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم: «من مات مرابطا في سبيل الله جرىٰ عليه رزقه من الجنة، ونمىٰ له عمله إلىٰ يوم القيامة، ووقي فتاني القبر».

وفي "موسوعة فضائل سور وآيات القرآن "- القسم الصحيح (١/ ٣٦٢)

أخرج الطبراني عن البراء بن عازب مرفوعـًا : "من قرأ الم تنزيل السجدة وتبارك قبل النوم نجا من عذاب القبر ووقي فتاني القبر".

۵۔ لغت میں (فتنہ) کا لفظ اصل میں: امتحان وآزمائش کے لئے آتا ہے۔ عذاب کے معنیٰ میں اس کا استعمال قلیل ہے۔

قال ابن الأثير في "جامع الأصول" (٦/ ١٦٥) : (تُفتنون في القبور) : الفتنة: الاختبار والامتحان. والمراد بفتنة القبور: مُسَاءَلَة منكر ونكير.

وقال ابن دقيق العيد في "إحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام" (١/ ٣١١) في شرح حديث أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ «كَانَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَدْعُو: اللَّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ...» قال :

وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِفِتْنَةِ الْمَمَاتِ: فِتْنَةَ الْقَبْرِ، ... وَلَا يَكُونُ عَلَىٰ هَذَا مُتَكَرِّرًا مَعَ قَوْلِهِ " مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ " لِأَنَّ الْعَذَابَ مُرَتَّبٌ عَلَىٰ الْفِتْنَةِ ، وَالسَّبَبُ غَيْرُ

الْمُسَبَّبِ ، وَلَا يُقَالُ: إنَّ الْمَقْصُودَ زَوَالُ عَذَابِ الْقَبْرِ لِأَنَّ الْفِتْنَةَ نَفْسَهَا أَمْرٌ عَظِيمٌ ، وَهُوَ شَدِيدٌ يُسْتَعَاذُ بِاَللَّهِ مِنْ شَرِّهِ.

علق عليه العراقي في "طرح التثريب في شرح التقريب" (٣/ ١٠٩) بقوله :

قُلْت : هَذَا مَبْنِيٌّ عَلَىٰ أَنَّ الْمُرَادَ بِالْفِتْنَةِ الِامْتِحَانُ وَالِاخْتِبَارُ ، وَهُوَ الظَّاهِرُ ، فَأَمَّا إنْ حُمِلَتْ الْفِتْنَةُ عَلَىٰ الْعَذَابِ كَمَا فِي قَوْله تَعَالَىٰ {إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ} أَيْ عَذَّبُوهُمْ فَتَتَّحِدُ فِتْنَةُ الْقَبْرِ مَعَ عَذَابِ الْقَبْرِ . وَالْأَوْلَىٰ حَمْلُ الْفِتْنَةِ عَلَىٰ الِامْتِحَانِ وَالِاخْتِبَارِ لِيَحْصُلَ التَّغَايُرُ ، لَا سِيَّمَا وَقَدْ ذَكَرُوا أَنَّ هَذَا هُوَ أَصْلُ مَدْلُولِ الْفِتْنَةِ ، وَاَللَّهُ أَعْلَمُ.

٦۔زیادہ تر شراح حدیث نے (فتنۂ قبر) سے سؤال ملکین مراد لیا ہے۔

قَالَ الْحَكِيم التِّرْمِذِيّ فِي تَوْجِيه حَدِيث المرابط : إِنَّه قد ربط نَفسه وسجنها وصيرها حَبِيسًا لله فِي سَبيله لمحاربة أعدائه ، فَإِذا مَاتَ علىٰ هَذَا فقد ظهر صدق مَا فِي ضَمِيره ، فَوقِي فتْنَة الْقَبْر.

قَالَ : وَمن مَاتَ يَوْم الْجُمُعَة فقد انكشف الغطاء عَمَّا لَهُ عِنْد الله ، لِأَن يَوْم الْجُمُعَة لَا تسجر فِيهِ جَهَنَّم وتغلق أَبْوَابهَا وَلَا يعْمل سُلْطَان النَّار مَا يعْمل فِي سَائِر الْأَيَّام ، فَإِذا قبض الله عبدا من عبيده فَوَافَقَ قَبضه يَوْم الْجُمُعَة ، كَانَ ذَلِك دَلِيلا لسعادته وَحسن مآبه ، لِأَنَّهُ لَا يقبض فِي هَذَا الْيَوْم الْعَظِيم إِلَّا من كتب الله لَهُ السَّعَادَة عِنْده ، فَلذَلِك يَقِيه فتْنَة الْقَبْر لِأَن سَببهَا إِنَّمَا هُوَ تَمْيِيز الْمُنَافِق من الْمُؤمن.

قَالَ : وَقَوله فِي الشَّهِيد : "كفىٰ ببارقه السيوف علىٰ رَأسه فتْنَة" مَعْنَاهُ أَنه لَو كَانَ فِي هَؤُلَاءِ المقتولين نفاق كَانَ إِذا التقىٰ الْجَمْعَانِ وَبَرقَتْ السيوفُ فروا ، لِأَن من شَأْن الْمُنَافِق الْفِرَار والزَّوغان عِنْد ذَلِك ، وَمن شَأْن الْمُؤمن الْبَذْل وَالتَّسْلِيم لله نفسا ، فَهَذَا قد أظهر صدق مَا فِي ضَمِيره حَيْثُ برز للحرب وَالْقَتْل ، فلماذا يُعَاد عَلَيْهِ السُّؤَال فِي الْقَبْر.انتهىٰ من "شرح الصدور" للسيوطي.

وقال ابن الجوزي في "كشف المشكل من حديث الصحيحين" (٤/ ٣٦) :

" وَأمِن الفَتَّانَ " فسَّره أَبُو عبد الله الْحُمَيدِي فَقَالَ: الفتان: الشَّيْطَان؛ لِأَنَّهُ يَفتن النَّاس بخدعه وتزيينه الْمعاصِي. وَلَا أرىٰ لهَذَا التَّفْسِير وَجها؛ لِأَن الْحِكَايَة عَمَّا بعد الْمَوْت، وَلَيْسَ للشَّيْطَان فِيمَا بعد الْمَوْت عمل، وَإِنَّمَا الْمَعْنىٰ أَمن فتْنَة الْقَبْر، وَهِي سُؤال الْمَلَك، فَإِن النَّبِي صلىٰ الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: " إِنَّكُم تفتنون فِي قبوركم".

قال ابن الأثير في "جامع الأصول" (٦/ ١٦٥) : (تُفتنون في القبور) : الفتنة: الاختبار والامتحان. والمراد بفتنة القبور: مُسَاءَلَة منكر ونكير.

وفي "شرح سنن أبي داود" لابن رسلان (١١/ ٦٩) :

(ويُؤَمَّن) بضم الياء، وتشديد الميم المفتوحة، ويجوز تخفيفها، أي: يرزقه الله الأمن (من فَتَّاني القبر) تثنية فتان بفتح الفاء وتشديد المثناة مبالغة في الفاتن، والمراد بهما هنا : منكر ونكير ، سميا بذلك لأنه يفتتن بهما، أي: يختبر بسؤالهما

الميت ليظهر الكافر من المؤمن للملائكة، فيثبت الله المؤمن ويلقنه كلمة الحق عند السؤال في القبر، ويضل الكافر عن كلمة الحق فيقول: لا أدري. فنسأل الله أن يثبتنا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة.

وفي "مِصْبَاح الزجاجة شرح سنن ابن ماجه" للسيوطي (ص: ١٩٨) :

قَوْله : "وأمن من الفَتَّان" قَالَ الشَّيْخ ولي الدّين : الْمُرَاد بِهِ مُسَائلة مُنكر ونكر عَلَيْهِمَا السَّلَام ، وَيحْتَمل أن يكون الْمُرَاد أنهما لَا يجيئان إليه وَلَا يختبرانه بِالْكُلِّيَّةِ ، بل يَكْفِي مَوته مُرابطا فِي سَبِيل الله شَاهدا علىٰ صِحَة إيمَانه ، وَيحْتَمل أنهما يجيئان إليه ، لَكِن يأنس بهما ، بِحَيْثُ إنهما لَا يضُرانه وَلَا يَردعانه وَلَا يحصل لَهُ بِسَبَب بحثهما فتْنَةٌ .

وقال المُنَاوي في "التيسير بشرح الجامع الصغير" (١/ ٢١٦) : (وَمن فتْنَة الْقَبْر) الْحيرَة فِي جَوَاب الْملكَيْنِ (وَعَذَاب الْقَبْر) عطف عامّ علىٰ خَاص ، فعذابه قد ينشأ عَن فتنته بِأَن يتحيَّر فيعذَّبَ ، وَقد يكون لغَيْرهَا بِأَن يُجيب بِالْحَقِّ ثمَّ يعذب علىٰ تفريطه فِي مَأْمُور أَو مَنْهِيّ .

وفي "شرح المشكاة" للطيبي (٨/ ٢٦٢٧) : "وأمن الفتان"ضبطوه من وجهين: رواية الأكثر : بضم الفاء جمع فاتن، ورواية الطبري بالفتح، وفي سنن أبي داود "وفتاني القبر".

أقول: إذا رُوي بالفتح فالوجه ما قيل: إن المراد منه الذي يَفْتِن المقبورَ بالسؤال فيعذبه، وقد قال النبي صلىٰ الله عليه وسلم: "فيقيض له أعمىٰ وأصم" وإن روي بالضم فالأولىٰ أن يحمل علي أنواع من الفتن بعد الإقبار ، من ضَغْطة القبر والسؤال والتعذيب في القبر، وبعده من أهوال القيامة.

وذكر القرطبي في "التذكرة" في آخر باب : ما ينجي المؤمن من أهوال القبر وفتنته وعذابه ، بعد أن ساق الروايات ، قال : اعلم رحمك الله أن هذا الباب لا يعارض ما تقدم من الأبواب (يعني أبواب إثبات عذاب القبر) بل يخصصها ويبين من لا يُسأل في قبره ولا يُفتَن فيه، ممن يجري عليه السؤال ويقاسي تلك الأهوال ، وهذا كله ليس فيه مدخل للقياس ولا مجال للنظر فيه ، وإنما فيه التسليم والانقياد لقول الصادق المرسل إلىٰ العباد صلىٰ الله عليه وسلم.

أقوال أخرىٰ للشراح :

قال القاري في "مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح" (٣/ ١٢١٣) :

١٦٨٩ - (وعن سعيد بن المسيب قال: صليت وراء أبي هريرة علىٰ صبي لم يعمل خطيئة قط ، فسمعته يقول : اللهم أعذه من عذاب القبر ، رواه مالك في الموطأ) ... وقال بعضهم: ليس المراد بعذاب القبر هنا العقوبة، ولا السؤال ، بل مجرد الألم بالغم والحسرة، والوحشة والضغطة، وذلك يعم الأطفال وغيرهم، كذا ذكره السيوطي في "تنوير الحوالك حاشية الموطأ".

وفي "المفاتيح في شرح المصابيح" (٤/ ٣٣٨) :

قوله: "وأَمِنَ الفَتَّانَ"، للفتن معانٍ كثيرةٌ، واللائقُ هنا أن تكون بمعنىٰ الإحراقِ والتعذيب.

و (الفُتَّان) - بضم الفاء -: جمع فاتن، وبفتحها: مبالغة، وكلاهما من الفَتْنِ بمعنىٰ الإحراق والتعذيب؛ أي: أمنَ من النار المُحْرِقَة، أو من الزبانية الذين يعذِّبون الكفار والفجار، أو من فتنة القبر؛ أي: عذابه، ويسهلُ عليه جوابُ المنكَرِ والنَّكير.

وفي "الكوكب الدري علىٰ جامع الترمذي" (٢/ ٢٠٩) : [باب في من يموت يوم الجمعة] قوله : "إلا وقاه الله فتنة القبر" فقيل : هذا اليوم والليلة فقط ثم يعذَّب.

۷۔ کتب حدیث میں جہاں مصنفین نے (**عذاب قبر**) کا باب باندھا ہے، وہاں انہوں نے زیادہ تر ملکین کے سؤال وجواب کی روایات پیش کی ہے، اور جن احادیث میں بعض مخصوص اعمال پر عذاب قبر مرتب ہونے کا تذکرہ ہے ان کے لئے مستقل ابواب باندھے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

صحیح البخاری کے ابواب:

كتاب العلم / باب من أجاب الفتيا بإشارة اليد والرأس

عن عائشة ... "فأوحي إلي: أنكم تفتنون في قبوركم – مثل أو – قريب – لا أدري أي ذلك قالت أسماء – من فتنة المسيح الدجال، يقال ما علمك بهذا الرجل؟

كتاب الجنائز / باب ما جاء في عذاب القبر

عن البراء بن عازب رضي الله عنهما، عن النبي صلىٰ الله عليه وسلم قال: " إذا أقعد المؤمن في قبره أتي، ثم شهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله، فذلك قوله: {يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت} .

عن أنس بن مالك رضي الله عنه، أنه حدثهم: أن رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم قال: " إن العبد إذا وضع في قبره وتولىٰ عنه أصحابه، وإنه [ص:٩٩] ليسمع قرع نعالهم، أتاه ملكان فيقعدانه ..."

كتاب الجنائز / باب عذاب القبر من الغيبة والبول

صحیح مسلم کے ابواب:

كتاب الطهارة / [باب الدليل علىٰ نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه]

عن ابن عباس قال: مر رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم علىٰ قبرين فقال: "أما إنهما ليعذبان وما يعذبان في كبير ..."

كتاب الكسوف / [باب ذكر عذاب القبر في صلاة الخسوف]

عن عائشة ... فقال: «إني قد رأيتكم تفتنون في القبور كفتنة الدجال» ...

كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها / [باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه، وإثبات عذاب القبر والتعوذ منه]

عن أبي سعيد الخدري، عن زيد بن ثابت عنه صلىٰ الله عليه وسلم قال: «إن هذه الأمة تبتلىٰ في قبورها، فلولا أن لا تدافنوا، لدعوت الله أن يسمعكم من عذاب القبر الذي أسمع منه» .

حدثنا أنس بن مالك، قال: قال نبي الله صلىٰ الله عليه وسلم: «إن العبد، إذا وضع في قبره، وتولىٰ عنه أصحابه، إنه ليسمع قرع نعالهم» قال: " يأتيه ملكان فيقعدانه "

عن البراء بن عازب، عن النبي صلىٰ الله عليه وسلم، قال: " {يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت} [إبراهيم: ٢٧] " قال: " نزلت في عذاب القبر، فيقال له: من ربك؟ فيقول: ربي الله، ونبيي محمد صلىٰ الله عليه وسلم ..."

سنن ابوداود کے ابواب:

كتاب الطهارة / باب الاستبراء من البول

عن ابن عباس، قال: مر النبي – صلىٰ الله عليه وسلم – علىٰ قبرين فقال: "إنهما يعذبان، وما يعذبان في كبير ..."

كتاب السنة / باب في المسألة في القبر وعذاب القبر

عن أنس بن مالك قال: إن نبي الله صلىٰ الله عليه وسلم قال: "إن المؤمن إذا وضع في قبره أتاه ملك ..."

عن البراء بن عازب قال: خرجنا مع رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم في جنازة رجل من الأنصار ... "وانه ليسمع خفق نعالهم إذا ولوا مدبرين، حين يقال له: يا هذا، من ربك وما دينك ومن نبيك؟ ..."

سنن ترمذی کے ابواب:

أبواب الجنائز / بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ القَبْرِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ، أَوْ قَالَ: أَحَدُكُمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ ..."

سنن النسائی کے ابواب:

كتاب الجنائز / المسألة في القبر

أنبأنا أنس بن مالك قال: قال نبي الله صلىٰ الله عليه وسلم: «إن العبد إذا وضع في قبره وتولىٰ عنه أصحابه إنه ليسمع قرع نعالهم»، قال: " فيأتيه ملكان،

كتاب الجنائز / عذاب القبر

عن البراء قال: {يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة} قال: «نزلت في عذاب القبر» يقال له: من ربك؟ فيقول: ربي الله، وديني دين محمد صلىٰ الله عليه وسلم …

عن أنس، أن النبي صلىٰ الله عليه وسلم سمع صوتا من قبر فقال: «متىٰ مات هذا؟» قالوا: مات في الجاهلية، فسر بذلك، وقال: «لولا أن لا تدافنوا لدعوت الله أن يسمعكم عذاب القبر».

عن البراء بن عازب، عن أبي أيوب قال: خرج رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم بعد ما غربت الشمس فسمع صوتا فقال: «يهود تعذب في قبورها» …

كتاب الجنائز / وضع الجريدة علىٰ القبر

عن ابن عباس قال: مر رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم بحائط من حيطان مكة أو المدينة سمع صوت إنسانين يعذبان في قبورهما …

كتاب الاستعاذة / الاستعاذة من عذاب القبر

كتاب الاستعاذة / الاستعاذة من فتنة القبر

سنن ابن ماجہ کے ابواب:

أبواب الطهارة / باب التشديد في البول

عن ابن عباس، قال: مر رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم بقبرين جديدين، فقال: "إنهما ليعذبان وما يعذبان في كبير..."

أبواب الزهد / باب ذكر القبر والبلىٰ

عن أبي هريرة عن النبي صلىٰ الله عليه وسلم قال: "إن الميت يصير إلىٰ القبر، فيجلس الرجل الصالح في قبره غير فزع ولا مشعوف، ثم يقال له: فيم كنت؟ فيقول: كنت في الإسلام، فيقال له: ما هذا الرجل؟ فيقول: محمد رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم ..."

عن البراء بن عازب عن النبي صلىٰ الله عليه وسلم قال: {يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت}. قال: "نزلت في عذاب القبر، يقال له: من ربك؟ ..."

خلاصہ

۱۔ اللہ تعالی کی بے پناہ رحمتوں کی امید رکھنا، اور اس ذات بابرکت کے ساتھ ہمیشہ حسن ظن رکھنا، جہاں مطلوب ہے، اسی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کا خوف اور اس کی ناراضگی اور گرفت سے ہمیشہ پناہ مانگتے رہنا یہ بھی بہت اہم مطلوب ہے۔

ایمان کا کمال یہ ہے کہ مؤمن امید اور خوف کے درمیان کی حالت میں رہے۔ (يَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ)، (يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا)۔

۲۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث میں عذاب قبر سے پناہ مانگنا وارد ہے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں میں اور نمازوں کے بعد، اسی طرح صبح وشام کی دعاؤں میں اس کا اہتمام کرنا ثابت ہے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ایسے اعمال جو موجباتِ عذابِ قبر ہیں، ان سے احتراز کرنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔

۳۔ہاں یہ بات بھی ہے کہ احادیث میں عذاب قبر سے نجات پانے والے خوش نصیب افراد کا بھی تذکرہ ہے، مگر یہ جان لیناچاہئے کہ : قبر میں پیش آنے والے سنگین حالات متعدد ہیں، جن کا خلاصہ تین امور ہیں:

(۱)ضمة القبر : قبر کا مردے کو دبانا،اور بھینچنا،اس سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ :ایک بچہ دفن کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اگر قبر کے دباؤ سے کوئی بچتا تو یہ بچہ بچتا۔(رواہ الطبرانی،واخرجہ ابو یعلی من حدیث انس رضی اللہ عنہ)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے دفن کے وقت)فرمایا:''یہ شخص جس کے لیے عرش جھوم گیا،اس (کی روح) کے لیے آسمان کے تمام دروازے کھول دیے گئے،اور اس کے جنازے پر ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے،وہ بھی بھینچ دیا گیا مگر پھر اسے چھوڑ دیا گیا۔''(رواہ النسائی)

وفي "حاشية السيوطي علىٰ سنن النسائي" (٤/ ١٠١) :

قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ السَّعْدِيُّ : لَا يَنْجُو مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ صَالِحٌ وَلَا طَالِحٌ ، غَيْرَ أَنَّ الْفَرْقَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ فِيهَا دَوَامُ الضَّغْطِ لِلْكَافِرِ وَحُصُولُ هَذِهِ الْحَالَةِ لِلْمُؤْمِنِ فِي أَوَّلِ نُزُولِهِ إِلَىٰ قَبْرِهِ ثُمَّ يَعُودُ إِلَىٰ الِانْفِسَاحِ لَهُ . قَالَ : وَالْمُرَادُ بضغط الْقَبْرِ الْتِقَاءُ جَانِبَيْهِ عَلَىٰ جَسَدِ الْمَيِّتِ.

وَقَالَ الْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ : سَبَبُ هَذَا الضَّغْطِ أَنَّهُ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ أَلَمَّ بِذَنْبٍ مَّا فَتُدْرِكُهُ هَذِهِ الضَّغْطَةُ جَزَاءً لَهَا ثُمَّ تُدْرِكُهُ الرَّحْمَةُ .

(۲) سؤال منكر ونكير: یہ معاملہ بھی ہر ایک کے ساتھ پیش آئے گا ،ظاہر قرآن کریم ،اور ظواہر احادیث اور عموم احادیث سے یہی مترشح ہوتا ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مومن جب اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ تو یہ اللہ کے اس فرمان کی تعبیر ہے جو سورۃ ابراہیم میں ہے (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) کہ اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں ٹھیک بات یعنی توحید پر مضبوط رکھتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ دیر رکتے اور فرماتے: اپنے بھائی کی مغفرت کی دعا مانگو، اور اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو، کیونکہ ابھی اس سے سوال کیا جائے گا۔ (ابوداود)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! یہ امت اپنی قبروں میں آزمائی جائے گی۔ (احمد)

قال الحافظ في "فتح الباري" (٣/ ٢٤٠):

وفي أحاديث الباب [أي باب عذاب القبر] من الفوائد:

١- إثبات عذاب القبر وأنه واقع علىٰ الكفار ومن شاء الله من الموحدين

٢- والمُسَاءَلةُ، وهل تختص بهذه الأمة أم وقعت علىٰ الأمم قبلها؟ ظاهر الأحاديث الأول، وبه جزم الحكيم الترمذي وقال: كانت الأمم قبل هذه الأمة تأتيهم الرسل، فإن أطاعوا فذاك، وإن أبوا اعتزلوهم وعُوجِلوا بالعذاب.

فلما أرسل الله محمدًا رحمة للعالمين أمسك عنهم العذابَ وقَبِل الإسلامَ ممن أظهره سواء أسرَّ الكفر أو لا ، فلما ماتوا قيض الله لهم فتَّاني القبر ليستخرج سرَّهم بالسؤال ، وليميز الله الخبيث من الطيب ، ويثبت الله الذين آمنوا ويضل الله الظالمين ، انتهىٰ .

ويؤيده حديث زيد بن ثابت مرفوعا : إن هذه الأمة تبتلىٰ في قبورها ...الحديث أخرجه مسلم ، ومثله عند أحمد عن أبي سعيد في أثناء حديث ، ويؤيده أيضا قول الملكين : ما تقول في هذا الرجل محمد ، وحديث عائشة عند أحمد أيضا بلفظ : وأما فتنة القبر فبي تفتَنُون وعني تسألون .

وقال الكرماني في "الكواكب الدراري في شرح صحيح البخاري" (٧/ ١٤٦) : فإن قلت ليس في الآية [يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا] ما يدل علىٰ عذاب المؤمن ، فما معنىٰ أنه نزلت في عذاب القبر ؟ قلت : لعله سَمّىٰ أحوال العبد في القبر بعذابه علىٰ تغليب فتنة الكافر علىٰ فتنة المؤمن تخويفـًا ، ولأن القبر مكان الهول والوحشة ، ولأن ملاقاة الملكين مما يهيب المؤمن .

وقال ابن دقيق العيد في "إحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام" (١/ ٣١١) في شرح حديث أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ «كَانَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَدْعُو: اللَّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ...» قال :

وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِفِتْنَةِ الْمَمَاتِ: فِتْنَةَ الْقَبْرِ، ... وَلَا يُقَالُ: إنَّ الْمَقْصُودَ زَوَالُ عَذَابِ الْقَبْرِ لِأَنَّ الْفِتْنَةَ نَفْسَهَا أَمْرٌ عَظِيمٌ ، وَهُوَ شَدِيدٌ يُسْتَعَاذُ بِاَللهِ مِنْ شَرِّهِ.

تنبیہ:

جن اشخاص کے بارے میں فتنہ قبر یعنی منکر و نکیر کے سوال سے نجات وامن پانے کا ذکر روایات میں وارد ہوا ہے، اس کی توجیہ میں علماء کے کئی اقوال ہیں:

ایک قول یہ ہے کہ: سوال تو ضرور ہوگا، لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ثابت قدمی نصیب فرمائیں گے، اور اس معاملہ کو ان کے لئے آسان فرمادیں گے۔

في "مِصْبَاح الزجاجة شرح سنن ابن ماجه" للسيوطي (ص: ١٩٨):

قَوْله: "وأمن من الفَتَّان" قَالَ الشَّيْخ ولي الدّين: المُرَاد بِهِ مُسَائلة مُنكر ونكر عَلَيْهِمَا السَّلَام، ... وَيحْتَمل أنهما يجيئان إليه، لَكِن يأنس بهما، بِحَيْثُ إنهما لَا يضُرانه وَلَا يَردعانه وَلَا يحصل لَهُ بِسَبَب بحثهما فتْنَةٌ.

وفي "المفاتيح في شرح المصابيح" (٤/ ٣٣٨):

قوله: "وأَمِنَ الفُتَّانَ" - بضم الفاء -: جمع فاتن، وبفتحها: مبالغة، وكلاهما من الفَتْنِ بمعنىٰ الإحراق والتعذيب؛ أي: أمنَ من النار المُحْرِقَة، أو من الزبانية الذين يعذِّبون الكفار والفجار، أو من فتنة القبر؛ أي: عذابه، ويسهلُ عليه جوابُ المنكرِ والنَّكير.

(٣) عذاب قبر: یہ ایک عام معاملہ ہے جو قبر میں پیش آئے گا، اور یہ قبر کے دبانے اور فرشتوں کے سوالات سے الگ معاملہ ہے، یہاں تک کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ: جس شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبر کے سوال وجواب میں ثابت قدم رکھے گا، وہ شخص بھی ممکن ہے کہ اپنے بعض گناہوں کے بسبب عذاب قبر میں مبتلا ہو۔

قال المُنَاوي في "التيسير بشرح الجامع الصغير" (١/ ٢١٦): (وَمن فتْنَة الْقَبْر) الْحيرَة فِي جَوَاب الْملكَيْنِ (وَعَذَاب الْقَبْر) عطف عامّ علىٰ خَاص، فعذابه قد ينشأ عَن فتنته بِأَن

يتحيَّر فيعذَّبَ ، وَقد يكون لغَيْرهَا بِأَن يُجيب بِالْحَقِّ ثمَّ يعذَّب علىٰ تفريطه فِي مَأْمُور أَو مَنْهِيّ.

وفي "ذخيرة العقبىٰ في شرح المجتبىٰ" (٢٠/ ٩٧) :

قال الحكيم الترمذيّ: وكذلك ضغطة سعد بن معاذ في التقصير من البول.

قال السيوطيّ: يشير إلىٰ ما أخرجه البيهقيّ، من طريق ابن إسحاق، حدثني أمية بن عبد الله، أنه سأل بعض أهل سعد، ما بلغكم من قول رسول الله – صلىٰ الله عليه وسلم – في هذا؟، فقالوا: ذُكر لنا أن رسول الله – صلىٰ الله عليه وسلم – سئل عن ذلك؟ فقال: "كان يقصّر في بعض الطهور من البول".

وقال ابن سعد في "طبقاته": أخبرني شبابة بن سوّار، أخبرني أبو معشر، عن سعيد المقبريّ، قال: لما دفن رسول الله – صلىٰ الله عليه وسلم – سعدًا قال: "لو نجا أحد من ضغطة القبر لنجا سعد، ولقد ضُمّ ضمةً، اختلفت منها أضلاعه، من أثر البول".

وأخرج البيهقيّ عن الحسن: أن النبيّ – صلىٰ الله عليه وسلم – قال حين دفن سعد بن معاذ: "إنه ضُمّ في القبر ضمّةً حتىٰ صار مثل الشعرة، فدعوت الله أن يرفعه عنه، وذلك بأنه كان لا يستبرئ من البول".

قال الجامع – الشارح -: هذه الأحاديث كلها مراسيل، إلا أنه ربما يكون لمجموعها قوة، فتصلح لبيان سبب ضغطة سعد – رضي الله عنه -. والله تعالىٰ أعلم.

اور اگر قبر میں عذاب کی ہر قسم سے محفوظ رہا، تب بھی قبر وحشت، غربت، حسرت، اور ایک طویل مدت تک تنہائی میں رہنے کا مقام ہے، جو بذات خود نہایت پریشانی کا معاملہ ہے، جس سے پناہ مانگنی چاہیے۔

قال القاري في "مرقاة المفاتيح " (٣/ ١٢١٣) :

(وعن سعيد بن المسيب قال: صليت وراء أبي هريرة علىٰ صبي لم يعمل خطيئة قط ، فسمعته يقول : اللهم أعذه من عذاب القبر ، رواه مالك في الموطأ) ... وقال بعضهم: ليس المراد بعذاب القبر هنا العقوبة، ولا السؤال ، بل مجرد الألم بالغم والحسرة، والوحشة والضغطة، وذلك يعم الأطفال وغيرهم، كذا ذكره السيوطي في "تنوير الحوالك حاشية الموطأ".

۴۔ایک اور توجیہ بڑی قابل توجہ ہے، جس کی طرف (الکوکب الدری) میں علامہ گنگوہی نے اشارہ فرمایا ہے کہ : جن روایات میں عذاب قبر سے حفاظت کا وعدہ کسی زمانے کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے جیسے جمعہ وغیرہ، تو ممکن ہے کہ اس مراد ہو کہ :اس مخصوص وقت میں عذاب رفع کر دیا جائے گا، مگر متبرک وقت کے گزر جانے پر وہ سلسلہ دوبارہ جاری رہے گا۔

وفي "الكوكب الدري علىٰ جامع الترمذي" (٢/ ٢٠٩) : [باب في من يموت يوم الجمعة] قوله : "إلا وقاه الله فتنة القبر" فقيل : هذا اليوم والليلة فقط ثم يعذَّب.

بہر حال جوبات میں گوش گذار کرنا چاہتا ہوں اس مضمون کے ذریعہ، وہ یہ ہے کہ : قبر وعذاب قبر کو جس طرح بعض مقررین ومبینین بہت ہلکا بتا کر پیش کرتے ہیں، اور جن اشخاص کے بارے میں فتنۂ قبر سے محفوظ ہونے کی بشارت روایات میں وارد ہوئی ہے، ان بشارتوں کو ہر طرح کے عذاب سے نجات پانے پر محمول کرتے ہیں، یہ باتیں قابل غور ہیں، کیونکہ فتنۂ قبر اور عذاب قبر میں فرق ہے، جیسا کہ مضمون میں واضح کیا گیا ہے۔

لہذا عذاب قبر کے معاملہ کو بہت آسان نہیں سمجھنا چاہئے، بلکہ ہمیشہ اس سے پناہ مانگتے رہنا چاہئے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اعمال جو عذاب قبر سے نجات دلانے والے ہیں، ان کے بجا لانے کا، اور جو اعمال موجباتِ عذاب قبر ہیں ان سے بچنے کا اہتمام کرنا

چاہئے۔اور لوگوں کو بھی متوجہ کرنا چاہئے کہ وہ ان باتوں کا اہتمام کریں،اور عذاب قبر سے پناہ مانگنے کی دعاؤں کو پابندی سے پڑھیں۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ تمام حضرات کو عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے،اور عذاب قبر سے محفوظ فرمائے۔آمین

جمعه ورتبه العبد الفقير الى رحمة ربه : محمد طلحه بلال أحمد منيار

يوم الاثنين ٨ ربيع الاول من عام ١۴۴٢ھ الموافق ٢٦ اكتوبر من عام ٢٠٢٠م